24

سہم مسموم

فی

جواب نکاح ام کلثوم

از قلم حقیقت رقم

حجۃ الاسلام مولانا غلام حسین صاحب نجفی

(فاضل عراق)

Butt

Khanjunny@yahoo.com

MUZAHIR ABBAS BANGASH

۱۰/۰۵/۰۱

شعبہ تبلیغ کی دیگر مطبوعات مولفہ رئیس آلِ محمد مولانا غلام حسین نجفی

جاگیر فدک

اس کتاب میں مسئلہ فدک پر تفصیلی بحث ہے۔ اور قرآن و سنت کی روشنی میں جناب فاطمہ زہرا کی سچائی کو ثابت کیا گیا ہے۔ صفحات ۵۱۲ صفحات بڑا سائز کاغذ اعلیٰ

سہم مسموم فی جواب نکاح ام کلثوم

اس کتاب میں حضرت عمر کی دامادی کا دندان شکن جواب دیا گیا ہے اور حضرت عمر پر ایک سو اعتراض جواب طلب پیش کیا گیا ہے۔ صفحات ۴۴۰۔ یہ کتاب حکومت کی ضبط شدہ ہے۔

قول مقبول فی اثبات وحدت بنت رسول

اس کتاب میں مسئلہ عثمان داماد رسول کا مخصوص جواب دیا گیا ہے اور نواصب کی دلکشی بھری رگوں کو بھی دبایا گیا ہے۔ صفحات ۵۶۰۔ یہ کتاب بھی ضبط شدہ ہے

ماتم اور صحابہ

اس کتاب میں گریہ، نوحہ، ماتم، خونی ماتم، فاقہ، ذوالجناح، سر میں خاک ڈالنا، تعزیہ مبارک، علم اور دیگر امور کا شریعت کی روشنی میں مخصوص ثبوت دیا گیا ہے۔
صفحات ۷۵۰، قیمت : روپے

حقیقت فقہ حنفیہ در جواب حقیقت فقہ جعفریہ

اس کتاب میں فقہ حنفیہ کے قابل اعتراض مسائل کی نشاندہی کی گئی ہے اور فقہ جعفریہ پر مخالف کے حملے کا دفاع کیا گیا ہے۔ صفحات ۱۶۰، یہ کتاب حکومت کی ضبط شدہ ہے۔

عرضِ ناشر

الحمد للہ علیٰ نوالہ والصلوٰۃ علی النبی محمد و آلہ

خداوند عالم کا شکر ہے کہ ہم حسب معمول پانچویں تحفہ تبلیغیہ سہم مسموم فی جواب نکاح ام کلثوم قارئین کے سامنے پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہے ہیں جبکہ اس سے قبل استادنا المکرم کی دو کتابیں ایک عزاداری کے موضوع پر کتاب ماتم اور صحابہ اور دوسری فدک کے موضوع پر کتاب جاگیر فدک ہم اپنے محترم قارئین کے سامنے پیش کر چکے ہیں اور وہ دونوں کتابیں مقبول عام ہو چکی ہیں اور اب اس کتاب میں اس افسانے کو کہ حضرت عمر فاروق کا نکاح سیدہ ام کلثوم بنت علی کے ساتھ ہوا تھا۔ کتاب و سنت اور تاریخ و عقل کی روشنی میں جھوٹا ثابت کیا گیا ہے اور مسئلہ مذکورہ پر اہلسنت دوستوں کی طرف سے شائع کئے گئے تقریباً تمام دل آزار رسالوں کا مدلل جواب دیا گیا ہے۔ زیر نظر کتاب بھی استادنا المکرم علامہ قبلہ غلام حسین صاحب نجفی سرپرست ادارہ تبلیغ اسلام کی سعی جمیلہ کا نتیجہ ہے اور ہم طلباء جامع المنتظر استادنا المکرم کے بیحد شکر گزار ہیں کہ انہوں نے اپنے تدریسی اور تقریری مشاغل کے باوجود مسئلہ مذکورہ پر تحقیقی کتاب تحریر فرما کر ہماری اور جملہ مومنین کی خواہش کو پورا کیا ہے۔ وما توفیقی الا باللہ

ناشر۔ خاکپائے علمائے حقہ۔ اظہر حسن خان

نوٹس

زیر نظر کتاب صرف شیعہ بھائیوں کے لئے لکھی گئی ہے دوسرے فرق اسلامیہ اس کتاب کو نہ ہی خریدیں اور نہ ہی پڑھیں کیونکہ یہ کتاب ایک جوابی کاروائی ہے اور ہو سکتا ہے کہ اس کے پڑھنے سے ہمارے مسلمان دوستوں کی دل آزاری ہو۔

اعتراض :-

اگر جناب عمر کا نسب غیر صحیح تھا تو نبی کریم اور شیعوں کے امام اور صحابہ کرام اُن کو ابنِ خطاب کہہ کر کیوں پکارتے تھے۔

جواب :-

لفظِ اِلٰہ (خدا) کا معنیٰ ہے سچا معبود، خدائے حق، لیکن قرآن مجید پ۱۷ میں انبیاء آیت ۹۹ میں لفظِ الٰہ بتوں پر بھی بولا گیا ہے

لوکان ھؤلاءِ اٰلھۃ ماوردوھا۔

ترجمہ :-

اگر یہ بُت خدا ہوتے تو جہنم میں داخل نہ ہوتے نیز لفظِ ربّ خدا تعالیٰ کے لیے ہے لیکن سورۃ انعام پ۷ میں شمس قمر اور ستاروں پر بھی بولا گیا ہے۔

فلمّارای الشمس بازغۃ قال ھذا ربّی۔

ترجمہ :-

جب ابراہیم نے طلوع ہوتا ہوا آفتاب دیکھا تو فرمایا یہ میرا ربّ ہے۔

پس ہم اپنے دوستوں سے سوال کرتے ہیں کہ بُت خدا تو نہیں تھے اور شمس و قمر اور ستارے ربّ بھی نہیں تھے پس اللہ تعالیٰ نے ان چیزوں پر لفظِ الٰہ یا ربّ کا اطلاق کیوں کیا ہے۔ بات دراصل یہ ہے کہ لفظ جب کسی معنی میں مشہور ہو جاتے تو پھر اس لفظ کا استعمال اُس معنی میں درست ہوتا ہے چونکہ لفظِ الٰہ یا ربّ کا استعمال اُن زمانوں میں بُتوں پر شمس و قمر پر بھی ہوتا تھا۔ پس اُسی شہرت کی بنا پر اللہ نے ان الفاظ کا استعمال

کیا ہے اور اسی طرح جناب عمر چونکہ خطاب کے گھر پیدا ہوئے پس ابنِ خطاب مشہور ہو گئے۔ جس طرح کوئی شخص کوئی بچہ پالے تو وہ پالنے والا اس کا باپ مشہور ہو جاتا ہے اسی طرح خطاب نے عمر کو پالا تھا اور عمر خطاب کا بیٹا مشہور ہو گیا جیسا کہ ولید کو ابنِ مغیرہ ہی کہا جاتا تھا اُسی طرح جناب عمر کو ابنِ خطاب ہی کہا جاتا تھا۔

جواب ۲۷ :-

مومنہ عورت کا ناصبی سے نکاح صحیح نہیں

ثبوت ملاحظہ ہو :-

کتاب فروعِ کافی کتاب النکاح باب مناکحۃ النصاب ص ۳۴۹ ج ۵ مطبوعہ تہران۔

عن ابی عبداللہ علیہ السلام قال لا یتزوج الناصب المؤمنۃ۔

ترجمہ :-

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ (دشمن اہلِ بیت) ناصبی مرد کی تزویج مومنہ عورت سے نہ کی جائے۔

عن ابی عبداللہ علیہ السلام عن النکاح الناصب فقال لا واللہ ما یحلّ۔

ترجمہ :-

(راوی کہتا ہے کہ) میں نے امام علیہ السلام سے پوچھا کہ کیا ناصبی مرد کو رشتہ دینا جائز ہے۔ امام علیہ السلام نے (تاکید کی خاطر) قسم کھا کر فرمایا کہ ناصبی کو رشتہ دینا جائز اور حلال نہیں۔

نوٹ :-

جنابِ عمر بن خطاب ناصبی اور دشمنِ اہلِ بیت تھے آٹھ عدد کتب اہلِ سنت سے بمعہ حوالہ جات ثابت کیا جا چکا ہے کہ اولادِ نبی کا گھر جلانے کے لئے اور ابوبکر کی جبری بیعت کروانے کے لئے جنابِ عمر پیش پیش اور جاگیرِ فدک کے سلسلہ میں جنابِ عمر کے مظالم کی داستان ہماری کتاب جاگیرِ فدک میں ملاحظہ فرمائیں اور جنابِ امیرؑ کی خلافت بلافصل سے انکار کرنا یہ بھی حضرت عمر کا حضرت علی علیہ السلام پر ایسا ظلم ہے جو محتاجِ بیان نہیں اور امام جعفر الصادق علیہ السلام فرماتے ہیں کہ ناصبی دشمنِ اہلِ بیت کو رشتہ نہ دیا جائے پس ناممکن ہے کہ جنابِ امیرؑ نے شریعت کی مخالفت کرتے ہوئے اس دشمنِ اولادِ نبیؐ کو بیٹی کا رشتہ دیا ہو۔

جواب ۲۸ :-

بدخلق کو رشتہ نہ دیا جائے

ثبوت ملاحظہ ہو:-

اہل شیعہ کی کتاب وسیلۃ النجاۃ صفحہ ۳۰ کتاب النکاح۔

لا ینبغی للمرأۃ ان تختار زوجاً سیئ الخلق۔

حضرت عمر کا خلق اچھا نہیں تھا

ثبوت ملاحظہ ہو:-

اہل سنت کی معتبر کتاب صحیح بخاری کتاب النکاح باب مناقب عمر صفحہ ۱۱ جلد ۵ طبع مصر۔

فقلن نعم انت افظ واغلظ من رسول اللہ فقال رسول اللہ یا ابن خطاب ما لقیک الشیطان سالکا فجا قط الا سلک فجا غیر فجک۔

ترجمہ :-

قریشی عورتوں نے کہا (جنابِ عمر سے) کہ تو زیادہ بدخلق ہے اور نبی کریمؐ نے فرمایا اے پسر خطاب شیطان جس راہ آ رہا ہو اگر وہ تجھے دیکھ لے تو وہ بھی (تیری بدخلقی کی وجہ سے) دوسری راہ اختیار کرے۔

جنابِ عمر کی بداخلاقی سے تمام اصحابِ نبیؐ تنگ تھے

ثبوت ملاحظہ ہو:-

۱۔ اہلِ سنت کی معتبر کتاب اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ صفحہ ۱۴۵ جلد ۴ ذکر عمر۔

۲۔ اہلِ سنت کی معتبر کتاب الطبقات الکبریٰ صفحہ ۱۹۹ جلد ۳ ذکر وصیت ابی بکر۔